بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۲۹

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ - ۲۶ وفا ۱۳۴۸ہش - ۲۶ جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۷۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآنی علوم کے انکشاف کیلئے تقویٰ شرط ہے اور اس کیلئے توبۃ النصوح ضروری ہے

جب تک انسان پوری فروتنی کیساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اُٹھالے قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا

"حقیقت میں رُوح کی تسلی اور سیری کا سامان اور وہ بات جس سے رُوح کی حقیقی احتیاج پُوری ہوتی ہے قرآنِ کریم ہی میں ہے۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ اور دوسری جگہ فرمایا لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ۔ اس سے مراد وہی مُتّقین ہیں جو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ میں بیان ہوئے ہیں۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ قرآنی علوم کے انکشاف کیلئے تقویٰ شرط ہے۔ علومِ ظاہری اور علومِ قرآنی کے حصول کے درمیان ایک عظیم الشّان فرق ہے۔ دُنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں ہے۔ صرف و نحو۔ طبعی۔ فلسفہ۔ ہیئت و طبابت پڑھنے کے واسطے یہ ضروری امر نہیں ہے کہ وہ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو اور اوامرِ الٰہی اور نواہی کو ہر وقت مدِّنظر رکھتا ہو۔ اپنے ہر فعل و قول کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حکومت کے نیچے رکھے۔ بلکہ بسا اوقات عموماً دیکھا گیا ہے کہ دُنیوی علوم کے ماہر اور طلبگار دہریہ منش ہو کر ہر قسم کے فسق و فجور میں مُبتلا ہوتے ہیں۔ آج دُنیا کے سامنے ایک زبردست تجربہ موجود ہے۔ یورپ اور امریکہ باوجودیکہ وہ لوگ ارضی علوم میں بڑی بڑی ترقیاں کر رہے ہیں اور آئے دن نئی ایجادات کرتے رہتے ہیں لیکن اُن کی رُوحانی اور اخلاقی حالت بہت ہی قابلِ شرم ہے۔ لندن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے حالات جو کچھ شائع ہوئے ہیں ہم تو اُن کا ذکر بھی نہیں کر سکتے مگر علومِ آسمانی اور اسرارِ قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ اس میں توبۃ النّصوح کی ضرورت ہے۔ جب تک انسان پُوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اُٹھالے اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور رُوح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اُس کو قرآنِ شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پاکر رُوح میں ایک لذّت اور تسلّی پیدا ہوتی ہے۔ قرآنِ شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کیلئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ بے ایمان، شریر، خبیث النّفس، ارضی خواہشوں کے اسیر اُن سے بہرہ ور ہوں اس واسطے اگر ایک مسلمان مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف و نحو، معانی و بدیع وغیرہ علوم کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو.....

لیکن اگر تزکیۂ نفس نہیں کرتا تو قرآنِ شریف کے علوم سے اس کو حصّہ نہیں دیا جاتا۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ اِس وقت دُنیا کی توجہ ارضی علوم کی طرف بہت جھکی ہوئی ہے اور مغربی روشنی نے تمام عالم کو اپنی نئی ایجادوں اور صنعتوں سے حیران کر رکھا ہے۔ مسلمانوں نے بھی اگر اپنی فلاح اور بہتری کی کوئی راہ سوچی تو بدقسمتی سے یہ سوچی ہے کہ وہ مغرب کے رہنے والوں کو اپنا امام بنالیں اور یورپ کی تقلید پر فخر کریں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

اخبارِ احمدیہ

● مری سے آمدہ ۲۴ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۲۵ وفا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کو کل دن کے وقت توضعف کی تکلیف رہی لیکن شام کو طبیعت ٹھیک ہو گئی۔ البتہ رات نیند دیر سے آئی اور وہ بھی وقفہ وقفہ سے دو دفعہ دوا کھانے کے بعد۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل احباب کا انتخاب بطور امراء اضلاع تا ۱۹۷۰ء منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں:۔

مکرم چوہدری غلام محمد صاحب چٹھہ ضلع رحیم یار خاں

" میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ " گوجرانوالہ

" حاجی عبد الرحمٰن صاحب " نوابشاہ

" چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ " ساہیوال

(ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

● تنزانیہ سے مکرم مولوی محمد منور صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں کے ایک نہایت مخلص دوست جو چند سال سے زنجبار میں آنریری طور پر تبلیغ اور اشاعتِ لٹریچر کا کام کر رہے تھے گزشتہ نو ماہ سے لاپتہ ہیں اور انہیں تلاش کرنے کی کوشش بارآور نہیں ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور صحت و سلامتی سے انہیں واپس لائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (وکالتِ تبشیر)

● محترم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں ان دنوں آپ کو زیادہ تکلیف ہے اور کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

● ربوہ ۲۵ وفا۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کوئٹہ میں چند یوم قیام فرمانے کے بعد کل شام چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

● ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ (وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ روفا ۱۳۴۸ہش

اسلام کا اقتصادی نظام

کسی معاشرہ کا اس کے اقتصادی نظام سے تعلق گہرا ہوتا ہے۔ جس طرح کسی ملک میں وہی حکومت کامیاب رہتی ہے جو اس معاشرہ کے قدرتی نتیجہ کے طور پر ظہور پذیر ہوتی ہے اسی طرح کوئی اقتصادی نظام بھی اسی وقت کامیاب نظام ثابت ہوتا ہے جب وہ معاشرہ سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۶ احسان ۱۳۴۸ ہش (۲ رجون ۱۹۶۹ء) جو الفضل کی اشاعت ۲۳ روفا (جولائی) میں شائع ہو چکا ہے اسلامی اقتصادی نظام کی بنیاد ان چار صفات پر رکھی ہے جو سورہ الحمد میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ۔ اَلرَّحِیْمِ اور مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اور اسلامی معاشرہ انہی صفات کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔

یہ چار صفات اللہ تعالیٰ کی بنیادی صفات ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کے ساتھ نہایت گہرا ہے۔ اور جیسا کہ فرمایا گیا ہے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ جو انسان ظلی طور پر ان الٰہی صفات کو اپناتا ہے وہی معاشرہ کا بہترین فرد ہوتا ہے۔

اب دیکھئے جو انسان اللہ تعالیٰ کے ظل کے طور پر دوسری مخلوق کی پرورش کرتا ہے۔ جو دوسروں کی ضروریات کا بغیر کسی معاوضہ کے خیال رکھتا ہے جو دوسروں کی محنت کا معاوضہ فوراً ادا کرتا ہے اور جو ہر معاملہ میں دوسروں کے ساتھ انصاف سے پیش آتا ہے ایسا شخص ہی کسی معاشرہ کا بہترین فرد ہوتا ہے۔ اب اگر کسی معاشرہ میں ایسے افراد کی اکثریت ہوتی ہے تو لازماً ایسے معاشرہ میں جو حکومت قائم ہوگی وہ الٰہی حکومت ہو گی اور اس کا اقتصادی نظام بہترین نظام ہوگا۔

"اس کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات کو خالصۃً للہ قرار دینا یعنی ان صفات کو بجز ذاتِ باری کسی اور میں قرار نہ دینا اور بظاہر جو ربوبیت کرنے والے رب اور فیض پہنچانے والے وجود ہیں انہیں بھی حقیقی رب تصور نہیں کرنا بلکہ ایسے وجودوں کو جو حقیقتاً ایک حد تک اس اسباب کی دنیا میں دوسروں کو فیض پہنچانے والے اور ان کی ربوبیت کرنے والے ہیں ان سب کو اللہ کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ پس نہ ذاتِ باری میں، نہ صفاتِ باری میں کسی کو شریک قرار دینا اور اس دنیا کو صفاتِ باری کے جلوے ہی سمجھنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے کہ جو صفاتِ اشیاء ہیں وہ آثار صفاتِ باری ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ہر چیز کے اندر جو خصوصیت، جو صفت، جو اثر پایا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی نہ کسی صفت کا جلوہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی کا نام سُنّت اللہ یا قانونِ قدرت رکھا ہے۔

پس نہ ذاتِ باری میں، نہ صفاتِ باری میں کسی دوسرے کو شریک قرار دینا ہے۔ یہ عبادت کا پہلا مرحلہ تھا۔ ویسے اسلام نے ہر حکم میں عبادت کے ان تمام حقیقی تقاضوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اسلام کا اقتصادی نظام بھی عبادت کے تمام تقاضوں کو مدنظر رکھ کر دنیا کے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رحم

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا یَرْحَمِ النَّاسَ لَا یَرْحَمْہُ اللّٰہُ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ الصبیان والعیال الخ ص ۷۱/۲-۲)

حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

(۲)

عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ ہٰکَذَا" وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَہُمَا۔

(بخاری باب فضل من یعول یتیما ص ۸۸۸/۲ و ص ۷۹۹/۲)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی دیکھ بھال میں لگا رہنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ آپؐ نے اس کی وضاحت کی غرض سے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا اور ان کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسلام کا اقتصادی نظام صفاتِ باری کی بنیادوں پر اس طرح قائم کیا گیا ہے کہ ان صفاتِ حسنہ کا اظہار بھی ہو اور ان میں کسی اور کے شریک ہونے کو برداشت بھی نہ کیا جائے۔ غرض خالصۃً صفاتِ باری پر اسلام کے اقتصادی نظام کی بنیاد ہے۔" (خطبہ جمعہ شائع شدہ الفضل ۲۳ ۷/۶۹ ص۳)

اس سے واضح ہے کہ اسلام کا اقتصادی نظام دوسرے تمام نظاموں سے بالکل ایک الگ قسم کا نظام ہے۔ کوئی نظام خواہ وہ سرمایہ داری کا اقتصادی نظام ہو یا اشتراکیت یا فاشزم کے اقتصادی نظام ہوں اسلامی نظام سے لگا نہیں کھا سکتا۔

جس اقتصادی نظام کا تقاضا ہو کہ وہ دوسرے حاجتمندوں کی ضروریات پوری کرے اور قبل از ضرورت ان ضروریات کا بندوبست کرے جو ایسے لوگوں کو پیش آنے والی ہیں اور پھر جس اقتصادی نظام کا یہ تقاضا ہو کہ جب کوئی انسان کوئی محنت کا کام کرے تو اس کی مزدوری اس کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے فوری طور پر ادا کر دی جائے۔ اور جس کا یہ تقاضا ہو کہ ہر ایک امر میں دوسروں کے ساتھ انصاف کیا جائے کسی کا کوئی حق غصب نہ کیا جائے اور ایک کا حق دوسرے کو نہ دیا جائے۔ ایسا اقتصادی نظام بہشتی نظام نہیں تو اور کیا ہے!

(باقی)

چاند کی تسخیر قرآنی نظریات کی شاندار فتح ہے

پیغمبرِ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک زندہ برہان

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ٭ کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا ٭ نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

بلاشبہ امریکی خلاباز دن (کمانڈر آرمسٹرانگ اور ایلڈرن) نے ۲۱ جولائی ۱۹۶۹ء (مطابق ۲۱ وفا ۱۳۴۸ہش) کو چاند کی سطح پر قدم رکھ کے سائنس کی دنیا میں ایک حیرت انگیز باب کا اضافہ کیا ہے، ماضی کے انسانی خواب شرمندۂ تعبیر ہوچکے ہیں اور مستقبل میں فلکیاتی ریسرچ کی بے شمار راہیں کھلتی نظر آرہی ہیں۔ مگر اس عظیم الشان واقعہ کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولا نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پیشتر اپنے مولا سے براہِ راست خبر پاکر چاند وغیرہ اجسامِ فلکی سے رابطہ کے متعلق جو بے نظیر انکشافات فرمائے تھے ان میں سے بعض پر ماہ نوردوں نے اپنے اس پہلے سفر میں مہر تصدیق ثبت کردی ہے اور آئندہ بہت سے قرآنی حقائق کے منصۂ شہود پر آنے کے قوی امکانات پیدا ہوگئے ہیں بالفاظ دیگر جا سب النہ کہا جاسکتا ہے کہ سائنس (خدا کے فعل) اور قرآن (خدا کے قول) میں ہم آہنگی کا مسئلہ بھی ایک جدید اور انقلابی دور میں داخل ہوگیا ہے۔

اسلامی صداقتیں کس طرح غیر مسلم اقوام کے ذریعہ نمایاں ہوتی رہتی ہیں اس کی ایک دلچسپ مثال حضرت حاجی الحرمین مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کی سوانح (مرقاۃ الیقین) میں ہمیں ملتی ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے لکھا ہے کہ ایک مسلمان نوجوان نے کسی مولوی صاحب کا وعظ سنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ دریائے نیل چاند کے ایک پہاڑ سے نکلتا ہے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ چاند تو ہمارے سر سے گزرتا ہے۔ اس سے تو دریائے نیل بہتا ہوا نظر نہیں آتا۔ یہ سنتے ہی مولوی صاحب نے فتوےٰ دے دیا کہ یہ کافر اور ملحد ہے بس پھر کیا تھا جوتوں اور تھپڑوں سے اس کی

مرمت شروع کردی گئی۔ اس نظارہ سے اس مسلمان نوجوان کے دل میں اسلام سے از حد نفرت پیدا ہوگئی اور وہ عیسائیت قبول کرکے مسیحیوں کا منادبن کے عیسائیت کا پروپیگنڈا کرنے لگا۔ اس نوجوان نے حضرت خلیفہ اولؓ کو خود یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے مزید بتایا کہ ایک روز ایک انگریز میرے پاس آیا۔ اور مجھے ایک رسالہ دکھایا جس میں لکھا تھا کہ انگریز کیسی جفاکش قوم ہے۔ بہت لوگوں نے نیل کا منبع دریافت کرنے میں اپنی عمریں کھپادیں۔ مگر ناکام رہے۔ آخر ہمیں معلوم ہوا کہ دریائے نیل کا منبع جبل القمر ہے۔ جو ایک پہاڑ کا نام ہے اور اس پر ہمیشہ برف جمی رہتی ہے۔ یہ معلوم کرکے مجھ پر یکایک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت آشکار ہوگئی۔ اور میں انگریز سے یہ رسالہ لے کر کمرے کے اندر چلا گیا اور بہت رویا اور خدا سے عرض کی اے خدا ایک مولوی کی وجہ سے میں عیسائی ہوا اور اب ایک عیسائی کے ذریعہ سے دوبارہ مسلمان ہوتا ہوں (ملخص از مرقاۃ الیقین صفحہ ۲۲۴ تا ۲۲۵)

حق یہ ہے کہ مغربی دنیا کی تحقیقات آج تک اسلام کی بہت سی صداقتوں کو اجاگر کرنے کا موجب بنی ہیں مگر جس وسیع پیمانے پر قرآنی نظریات کی حقانیت کا انکشاف چاند کی تسخیر کے ابتدائی مرحلہ پر ہوا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اس ضمن میں بطور نمونہ چند نظریات بیان کئے جاتے ہیں۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَمۡرًا

نظامِ ارضی کی توسیع کا حیران کن نظریہ

قرآن مجید میں آخری زمانہ کے مدنظر انکشافات پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ پیشگوئی موجود ہے کہ

وَاِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۝ وَاَلۡقَتۡ مَا فِیۡہَا وَتَخَلَّتۡ ۝ وَاَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَحُقَّتۡ

(انشقاق ع ۱)

یعنی جب زمین پھیلا دی جائے گی۔ اور جو کچھ اس میں ہے وہ اس کو نکال پھینکے گی۔ اور خالی ہوجائے گی۔ اور اپنے رب کی بات سننے کے لئے کان دھرے گی اور یہی اس پر فرض ہے۔

حضرت مصلح موعود نے دسمبر ۱۹۵۷ء (فتح ۱۳۳۶ہش) جبکہ امریکہ کو اپنے پہلے مصنوعی سیارہ (وینگارڈ) کے تجربہ میں عبرتناک ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا تفسیر صغیر شائع فرمائی جس میں ان آیات پر بالترتیب حسب ذیل نوٹ دیئے۔

"یعنی اس زمانہ میں یہ ثابت ہوجائیگا کہ بہت سے کُرّے جو بظاہر آسمان کے ساتھ وابستہ نظر آتے ہیں وہ زمین کا حصہ ہیں جیسے چاند اور مریخ وغیرہ۔ یہ سائنس کا انکشاف اس زمانہ میں ہوا ہے۔ پہلے نہیں ہوا تھا بلکہ مزید بات یہ ہے کہ ان کُرّوں کو زمین کا حصہ سمجھ کر بعض لوگ یہ کوشش کررہے ہیں کہ راکٹ کے ذریعے ان تک پہنچ جائیں یا انکو بھی رہائش کے لحاظ سے زمین کا ہی ایک حصہ ثابت کردیں۔ اگر یہ ہوجائے یا بعض لحاظ سے چاند اور دوسرے کُرّوں سے ایسے فائدے اٹھائے جاسکیں جس سے زمین متمتع ہو تو اس کا مفہوم یہی ہوگا کہ زمین پھیل گئی ہے"

۲۔ "مطلب یہ ہے کہ علم طبقات الارض بڑا وسیع ہوجائیگا اور باریک در باریک راز زمین کے معلوم ہوجائیں گے جیسے کہ آجکل زمین کے مختلف طبقات کا علم ہورہا ہے اور اس سے زمین اور آسمان کی عمروں کا اندازہ لگایا جارہا ہے۔ اور ان طبقات کے لحاظ سے بہت سے ایسے فائدے حاصل کئے جاتے ہیں جن سے انسان متمتع ہورہا ہے خالی ہوجائے گی۔ مراد یہ نہیں کہ کوئی فائدہ بھی اس کے اندر نہیں رہے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اتنی کثرت سے اس کے راز ظاہر ہوں گے کہ یوں معلوم ہوگا کہ گویا کوئی راز باقی ہی نہیں رہا"

۳۔ "اس جگہ زمین سے مراد زمین کے رہنے والے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جس وقت یہ امور ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف کی اشاعت کے ایسے سامان پیدا کردے گا کہ زمین کے باشندے اس پر تعجب کرنے لگ جائیں گے"

ب۔ "اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس آخری زمانہ کے آنے سے پہلے بھی اس کا یہی فرض تھا مگر افسوس کہ اس نے آخری زمانہ کا انتظار کیا۔ جب زمین بھی نشان ظاہر کرنے لگی۔ اور آسمان بھی"

تسخیر کائنات کے لئے نئی ایجادوں کا ظہور

سورہ نحل ع ۱ میں لکھا ہے۔

وَالۡخَیۡلَ وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِیۡرَ لِتَرۡکَبُوۡہَا وَزِیۡنَۃً ؕ وَیَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ

اور اس نے گھوڑوں۔ خچروں اور گدھوں کو بھی تمہاری سواری کے لئے اور (انہیں) زینت (و شان) کے لئے پیدا کیا اور آئندہ بھی وہ تمہارے لئے ایسی سواریاں پیدا کرے گا جسے تم ابھی جانتے نہیں اس آیت میں واضح طور پر ریل، موٹر، دخانی جہاز، ہوائی جہاز اور قمری گاڑیوں کی پیشگوئی کی گئی ہے

مغربی اقوام موجد ہونگی

سورہ کہف میں نہایت تفصیل سے مغربی اقوام کے ابتدائی دور اور آخری زمانہ کی سائنسی ترقیات پر روشنی ڈالی گئی ہے (ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد سوم) چنانچہ اس سورۃ کے آخری رکوع میں مسیحی اقوام کی نسبت خبر دی گئی ہے کہ

اس ماہ کے چندہ جات از راہِ کرم اسی ماہ میں ادا فرماویں (ناظر بیت المال ربوہ)

هُمْ يَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

وہ سمجھیں گے کہ ہم بہترین ایجادات کر رہے ہیں۔

دوسرے اجرامِ فلکی سے مواصلاتی نظام

اللہ تعالیٰ سورۃ الشوریٰ رکوع ۳ میں فرماتا ہے:۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ

یعنی آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان جانداروں کی قسم سے اس نے پھیلایا ہے۔ اس کے نشانوں میں سے ہے۔ اور جب وہ چاہے گا ان سب کے جمع کرنے پر قادر ہوگا۔

چاند میں ذاتی روشنی نہیں ہے۔

قرآن مجید میں لکھا ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا۔

(سورۃ نوح ۱)

کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو کس طرح تہ بتہ بنایا ہے۔ اور چاند کو اس نے نور اور سورج کو اس نے سراج بنایا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۸ء کو اپنے لیکچر سیر روحانی میں اس آیت کی تشریح میں بتایا:

"سراج اس دیئے کو کہتے ہیں جس میں بتی روشنی ہو پس سراج کا لفظ استعمال کرکے بھی اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ سورج کے اندر خود ایک آگ ہے جس کی وجہ سے اس کی روشنی تمام جہان پر پھیلتی ہے۔ موجودہ تحقیق نے بھی یہی ثابت کیا کہ سورج میں ریڈیم کے اجزاء کی وجہ سے ایک جلتی ہوئی آگ ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ روشن ہے۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے صرف سراج کے لفظ میں ہی آج سے ۱۳۰۰ سال پہلے وہ نکتہ بتادیا تھا۔ جسے تیرھویں صدی ہجری میں یورپین محققین نے دریافت کیا۔ اور بتادیا تھا کہ سورج کی روشنی ذاتی ہے اور چاند کی طفیلی۔ جس طرح دیئے کی بتی جلتی ہے اسی طرح سورج میں ایک ایسی آگ ہے جس کی وجہ سے وہ ہر وقت روشن رہتا ہے۔ مگر چاند میں ایسی کوئی روشنی نہیں۔ وہ جو کچھ حاصل کرتا ہے سورج سے حاصل کرتا ہے۔ اسی لئے سورج کو تو سراج کہا مگر چاند کو نور قرار دیا۔"

(سیر روحانی طبع اول صفحہ ۹۶)

چاند کا سفر کرنے والے خلابازوں نے قرآن مجید کے اس نظریہ کی صداقت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ

اجرامِ فلکی میں حرکت کی نوعیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ

(سورہ یٰسین ع ۴)

نہ تو سورج کو طاقت ہے کہ وہ اپنے سال کے دورہ میں کسی وقت چاند کے قریب جا پہنچے (کیونکہ اگر ایسا ہو تو سارا نظام شمسی تباہ ہوجائے) اور نہ رات کو (یعنی چاند کو) طاقت ہے کہ وہ مسابقت کرتے ہوئے دن کو (یعنی سورج کو) پکڑے۔ بلکہ یہ سب کے سب ایک مقررہ راستہ پر نہایت سہولت سے تیرتے چلے جاتے ہیں۔

خلابازوں کا تجربہ ہے کہ پرواز کے دوران جس وقت وہ بے وزن ہوجاتے ہیں تو انہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ تیر رہے ہیں۔ کسی قسم کی تکان کا انہیں احساس تک نہیں ہوتا۔

خلائی سفر اور راکٹ کی آخری حدود

سورۃ رحمٰن میں آتا ہے۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس آیت کا ترجمہ اور تشریح تفسیر صغیر میں حسب ذیل الفاظ میں فرمائی ہے۔

"اے دو زبردست طاقتو! (یعنی روس اور امریکہ کی طاقتوں کا مجموعہ) ہم تم دونوں کے لئے فارغ ہو رہے ہیں (یعنی کچھ دن ڈھیل دے کر دونوں کو تباہ کردیں گے) پھر بولو کہ تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے (یعنی تباہی کے وقت پوچھیں گے کہ کیا بے انتہاء نعمتیں تم پر نازل نہ ہوئی تھیں اور تم دین سے تمسخر نہ کرتے تھے) اے جن و انس کے گروہ (جن امراء اور انس عوام سو آج کل ایک تو امراء کا گروہ ہے یعنی کیپٹلزم اور دوسری طرف پرولتاریت یعنی عوام کا یا یوں کہو کہ روس کا) اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو نکل کر دکھاؤ تم دلیل کے بغیر ہرگز نہیں نکل سکتے (یہ دونوں پارٹیاں ایسے راکٹ تیار کر رہی ہیں جن سے بلند آسمانی سیاروں تک پہنچ سکیں مگر فرماتا ہے وہ اس میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ زیادہ سے زیادہ ان سیاروں تک پہنچ سکیں گے جو اس زمین سے ننگی آنکھ سے نظر آ رہے ہیں)۔"

عجیب بات ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یاجوج ماجوج کی نسبت یہ خبر دی تھی۔

فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَحْمَرًّا دَمًا۔

(ترمذی باب ماجاء من فتنۃ الدجال)

یعنی وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو قتل کردیا ہے۔ اب آؤ ہم اہل آسمان کو بھی قتل کردیں۔ یہ کہ کر، لوگ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ اور خدا تعالیٰ ان کے تیروں کو خون سے رنگ کر آسمان سے زمین کی طرف واپس کردے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی گئی کہ بعض انگریز یہ جدوجہد کر رہے ہیں کہ مریخ سیارے کے لوگوں سے باتیں کی جائیں اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ وہی بات پوری ہو رہی ہے جو ان کی نسبت پہلے سے کہی گئی ہے کہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے"

پھر فرمایا:۔

"ان لوگوں کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہر امر کے واسطے طاقت کھول دی ہے۔ دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے"

(بدر ۷ نومبر ۱۹۰۷ء۔ بحوالہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم صفحہ ۴۸۲)

(باقی)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سوفیصدی ادائیگی

جماعت احمدیہ دیپال پور کے مندرجہ ذیل احباب نے اپنا وعدہ سوفیصدی ادا فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس اخلاص کو قبول فرمائے۔ اور دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے آمین

۱۔	اہلیہ ملک صدیق صاحب مرحوم	۳۰۰ روپے
۲۔	" ملک محمد اکبر صاحب	۱۰۰ "
۳۔	ملک لطیف احمد صاحب	۱۰۰ "
۴۔	شیخ محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ	۲۰۰ "
۵۔	ملک محمد قیصر صاحب	۳۰ "
۶۔	چوہدری محمد الدین صاحب	۲۰ "
۷۔	ملک نثار احمد صاحب	۱۰۰ "

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ

ہفتہ تحریک جدید کو کامیاب بنائیں

مکرم منور شمیم خالد صاحب مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ مورخہ یکم سے ۸ ظہور (اگست) ہفتہ تحریک جدید (وصولی) منا رہی ہیں۔ تمام قائدین کرام، عہدیداران و جملہ خدام سے پُرزور اپیل ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق آگے بڑھیں۔ دوسروں کو بھی آگے بڑھائیں اور اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔

خدام احمدیت! آپ جانتے ہیں کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ حضور اقدس کا مشن عالمگیر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت دی "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اس مشن کی تکمیل میں ہماری زندگی کا اصل مقصد مطلوب ہے۔ اسی ارفع و اعلیٰ منزل کی طرف ایک قدم ۱۹۳۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ تحریک جدید کے عہد آفرین نظام کا قیام تھا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی شکل میں اپنی ایک عظیم یادگار چھوڑی ہے" آج تو یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جو ہمیں نظر آ رہی ہے لیکن ۱۹۳۴ء میں یہ ایک ایسا تخیل تھا کہ اگر آج کی تعبیر یہ لوگوں کے سامنے رکھ دی جاتی تو ان کی اکثریت اس کو تسلیم کرنے کے لئے بھی تیار نہ ہوتی مگر اس مرد اولوالعزم نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ کام شروع کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بڑی ہی برکت ڈالی۔

تحریک جدید کے نظام کے تحت ساری دنیا میں اسلام و احمدیت کا حیات بخش پیغام پہنچانے اور پھر غالب کرنے کی کوششیں منظم اسکیم کے مطابق براہ راست خلیفۂ وقت کی راہنمائی میں جاری و ساری ہیں۔ دنیا کے مختلف ملکوں اور علاقوں میں تبلیغی مشنوں کا قیام، مبلغین تیار کرنا، قرآن پاک کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کرانا مساجد، سکول، کالج اور ہسپتال قائم کر کے بنی نوع انسان کی دینی و دنیاوی فلاح و بہبود یعنی زندگی کے حقیقی مقصد سے ہمکنار کرنا مختصراً وہ عظیم مقاصد ہیں جو نظام تحریک جدید کے تحت انجام پا رہے ہیں۔ یہ سارا نظام اور سارے کام ایسے ہیں کہ جن کے بارہ میں مطالبات اور تقاضے وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتے چلے جا رہے ہیں مختلف رنگ و نسل اور علاقوں میں بسنے والوں کی روحانی پیاس کی تسکین کے لئے بہرحال ہمیں نے سامان مہیا کرنے ہیں جیسا کہ ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہم نے اپنے سامنے جو ایک ٹارگٹ رکھا ہے یعنی ہم نے جو فیصلہ کیا ہے کہ تحریک جدید میں اتنی رقم (یعنی سات لاکھ نوے ہزار) ہو۔ پاکستان کی جماعت کو وہ جمع کرنی چاہیئے۔"

مزید فرمایا:۔

"میں نے اپنے ایک خطبہ میں بتایا تھا کہ جماعت میں اتنی استعداد ہے کہ وہ تحریک کا سات لاکھ نوے ہزار کا بجٹ پورا کر سکے اگر وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں، اگر وہ ان الٰہی برکتوں کا احساس رکھیں جو تحریک جدید میں معمولی اور حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے ہم نے حاصل کی ہیں۔ اگر وہ اسلام کی ضرورت کو پہچانیں اور یہ یقین رکھیں کہ ضرورت وقت سے شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں جو ہم دے رہے ہیں لیکن جتنا ہم دے سکتے ہیں وہ ہمیں دینا چاہیئے تا اور جو ہم نہیں دے سکتے اور جس کی ضرورت ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور برکت سے پورا کرے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ ہجرت ۱۳۵۰ ہش)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ ارشادات تمام احمدی نوجوانوں پر خصوصی ذمہ داریاں عائد کر رہے ہیں۔ ہفتہ تحریک جدید ہمیں اسی جذبہ سے سرشار ہو کر کامیاب بنانا ہے۔ جس جذبہ اور قربانی کا حضور ایدہ اللہ کا یہ فرمان تقاضہ کرتا ہے گزشتہ ماہ وعدہ جات کے حصول کے سلسلہ میں بہت سی مجالس خدام کی خصوصی سعی کے نتیجہ میں خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداروں اور جملہ خدام کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ اب، جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے تحریک جدید کے مطالبات دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ ضرورتیں بڑھ رہی ہیں نئے مشن کھل رہے ہیں۔ مبلغین طلب کئے جا رہے ہیں۔ یہ سب مطالبات پاکستانی جماعتوں نے پورے کرنے ہیں۔ لازماً ہمیں اپنی قربانیوں کے معیار کو بھی اسی رفتار سے آگے بڑھانا ہے ورنہ ہماری منزل نزدیک کیسے ہوگی۔ اگر ہم اپنی بھرپور صلاحیتوں کے مطابق قربانیاں پیش نہ کریں تو پھر ہم اتنے عظیم مقاصد میں جلد کامیابی کی کیسے امید رکھ سکتے ہیں لازم ہے کہ اگر ہم اپنی منزل قریب تر لانا چاہتے ہیں اور یقیناً چاہتے ہیں۔ تو پھر پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہر نوع کی قربانیاں دینی ہوں گی۔

لہٰذا تمام خدام اور عہدیداران سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہفتہ تحریک جدید (وصولی) کے مقاصد کے حصول کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ قائدین کرام ۳۱ وفا (جولائی) تک مقامی سیکرٹری تحریک جدید سے رسید بک حاصل کر لیں اور یکم ظہور (اگست) بروز جمعۃ المبارک وعدہ کنندگان سے وصولی شروع کر دیں۔ مسجد کے نوٹس بورڈ پر ہفتہ تحریک جدید کا اعلان تحریر کریں۔ اور مقامی امیر صاحب یا مربی صاحب کے ذریعہ نمازوں کے اوقات میں نیز جمعۃ المبارک کے اجتماع میں بھی اعلان کرائیں۔ بڑی مجالس کے حلقہ وار وفود تشکیل دے کر دورے کئے جائیں۔ بہرحال اس عرصہ کے دوران پوری ہمت طاقت اور حوصلہ کام لیکر اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں مورخہ ۸ ظہور کو رسید بک معہ کل وصول شدہ چندہ معہ تفصیل دفتر مقامی امیر صاحب کے حوالہ کر کے رسید حاصل کریں جزاکم اللہ احسن الجزاء

ہفتہ تحریک جدید کے نتائج مع تفصیل کیا راقم الحروف کے نام وکیل المال صاحب تحریک جدید ربوہ کو ۱۰ ظہور (اگست) تک ارسال کریں تا کامیاب ہونے والے قائدین کے اسماء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔

یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے اخلاص قربانی اور خندہ پیشانی سے الٰہی جماعت کے کام کرنے والوں کے لئے خاص سلوک کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہر آن آپ کے شامل حال رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور بیش از بیش نتائج پیدا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
(یعنی اے میرے بھائی یہ امداد کرنے کا ثواب تو تمہیں مفت دیا جا رہا ہے)
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا
(ورنہ غلبۂ اسلام کا فیصلہ تو آسمان پر ہو چکا جو بہر صورت نافذ ہوگا۔

(حضرت مسیح موعودؑ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
خط و کتابت منیجر الفضل سے کی جائے

ہفتہ تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ کے سلسلہ میں

صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

کا

دعائیہ پیغام

شعبہ تحریک جدید مرکزیہ کے زیر اہتمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ
یکم ظہور سے ۸ ظہور تک

ہفتہ تحریک جدید (وصولی)

منا رہی ہیں۔ آیئے ہم سب دعاؤں کے ساتھ اس ہفتہ کو شروع کریں اللہ تعالیٰ ہمارے منصوبہ میں برکت ڈالے اور ہماری راہنمائی فرمائے۔ ہمیں صحیح طریق کار اختیار کرنے کی ہمت اور طاقت عطا فرمائے اور ہماری کوششوں کو استحقاق سے بہت بڑھ کر مثمر ثمرات حسنہ فرمائے آمین والسلام

خاکسار **مرزا طاہر احمد**
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۶۵۴

میں شیخ محمد عمر ولد شیخ مہر علی صاحب قوم ککے زئی پیشہ ریٹائرڈ عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن لاہور چھاؤنی ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱-۱-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد ۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۴ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ شیخ محمد عمر مکان نمبر ۲۶ گلی نمبر ۱ بجے محلہ صدر بازار لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ محمود حسن سیکرٹری تحریک جدید لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ جمیل حفیظ لاہور چھاؤنی

مسل نمبر ۱۹۶۵۵

میں جمیلہ اختر بیگم زوجہ چوہدری منیر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴-۳-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔۔۔ ۱۵۰۰ روپے

۲۔ زیور مالیتی ۔۔۔۔۔ ۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرا وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ جمیلہ اختر بیگم

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ چوہدری منیر احمد نمبر ۹ کوارٹر نمبر ۱۱ جیکب لائنز کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۶۵۶

میں ملک عبد الغفور ولد ملک اللہ دتہ صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۳-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۷۶ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:۔ عبد الغفور ۶ ایف جیکب لائن کراچی نمبر ۳۔

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ عالم الدین احمدیہ ہال میگزین

لائن کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۶۵۷

میں نسیم احمد ولد چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم۔ قوم سنگھوال پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۳۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ نسیم احمد ۲۰ 5/C/4 ناظم آباد۔ کراچی۔

گواہ شد:۔ محمود احمد مبشر کراچی

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۹۶۵۸

میں امۃ الحفیظ نصرت برکت علی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۱-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ امۃ الحفیظ نصرت

گواہ شد:۔ برکت علی خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۹۶۵۹

میں سیدہ امۃ الباسط صاحبہ زوجہ سید محمود احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہری پور۔ ضلع ہزارہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۵-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔۔۔۔ ۵۰۰ روپے

۲۔ زیورات طلائی پندرہ تولے مالیتی ۔۔۔۔۔ ۲۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ سیدہ امۃ الباسط ۶۵/E ٹی۔ اینڈ ٹی کالونی ہری پور ہزارہ

گواہ شد:۔ محمود احمد خاوند موصیہ ہری پور

گواہ شد:۔ ملک لال خان۔ صدر جماعت ہری پور

مسل نمبر ۱۹۶۶۰

میں سید محمود احمد ولد محمد حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۲۹ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہری پور ضلع ہزارہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۵-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۴۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ سید محمود احمد ۶۵/E ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور۔ ضلع

گواہ شد:۔ ملک لال خان وصیت نمبر ۱۲۶۷۰

گواہ شد:۔ رحیم داد وصیت نمبر ۲۷۳۵

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی

مکرم جنرل سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ ڈھاکہ کی اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل احباب جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے سو فیصد ادا فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا کے انعامات سے نوازے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

۱	مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں	ڈھاکہ	۱۶۰۰۰-۰۰ روپے
۲	مسز زبیدہ کاہلوں صاحبہ	〃	۵۰۰-۰۰ روپے
۳	مسز امینہ بیگم صاحبہ	〃	۲۰۰۰-۰۰ روپے
۴	ہارون رشید صاحب کاہلوں	〃	۷۶-۰۰ روپے
۵	مامون الرشید صاحب کاہلوں	〃	۷۶-۰۰ روپے
۶	مکرم کیپٹن سلیم احمد صاحب	〃	۳۰۰-۰۰ روپے
۷	〃 میر محمد علی صاحب	〃	۱۵۰-۰۰ روپے
۸	〃 ایل اے طاہر صاحب	〃	۲۲۶-۰۰ روپے
۹	محترمہ امۃ النصیر صاحبہ	〃	۲۶-۰۰ روپے
۱۰	مکرم علی قاسم خان صاحب چوہدری	〃	۱,۰۰۰-۰۰ روپے
۱۱	〃 ایس ایم حسین صاحب	〃	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۱۲	〃 احمد صادق محمود صاحب	〃	۱۷۵-۰۰ روپے
۱۳	〃 شہید الرحمٰن صاحب	〃	۲۰۰-۰۰ روپے
۱۴	〃 عبد المتین صاحب مع فیملی	〃	۳۰-۰۰ روپے
۱۵	〃 واحد علی صاحب	〃	۳۰-۰۰ روپے
۱۶	〃 وزیر علی صاحب	〃	۳۰-۰۰ روپے
۱۷	〃 مولوی محمد صاحب	〃	۱۰۰-۰۰ روپے
۱۸	〃 شیخ ظفر احمد صاحب	〃	۲۰,۰۰۰-۰۰ روپے
۱۹	〃 خواجہ محمد یوسف صاحب	〃	۱۵۰-۰۰ روپے
۲۰	〃 شیخ محمد شفیع صاحب وہرا	〃	۱,۰۰۰-۰۰ روپے
۲۱	〃 مشتاق احمد صاحب سہگل	〃	۱۵۰۰-۰۰ روپے
۲۲	〃 شیخ عبد الحمید صاحب	〃	۱۰۰۰۰-۰۰ روپے
۲۳	〃 شمس الرحمٰن صاحب		۵۰-۰۰ روپے
۲۴	محترمہ اہلیہ شمس الرحمٰن صاحب	〃	۳۰-۰۰ روپے
۲۵	مکرم ابو احمد علیم انبیار صاحب	〃	۱۱۰-۰۰ روپے
۲۶	〃 شاہ مستفیض الرحمٰن صاحب	〃	۱,۰۰۰-۰۰ روپے
۲۷	〃 بی اے محمد عبد الستار صاحب	〃	۵۰۰-۰۰ روپے
۲۸	〃 خواجہ بشیر احمد صاحب	〃	۳۰۰۰-۰۰ روپے
۲۹	〃 ضیاء الحق صاحب	〃	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۳۰	〃 آر ڈی احمد صاحب	〃	۱۵۰۰-۰۰ روپے
۳۱	〃 مخلص الرحمٰن صاحب	〃	۱۰۰-۰۰ روپے
۳۲	〃 خورشید الحسن صاحب	〃	۵۰۰-۰۰ روپے
۳۳	اہلیہ و بچگان خورشید الحسن صاحب	〃	۳۰۰-۰۰ روپے
۳۴	مکرم محمد الحق صاحب	〃	۳,۰۰۰-۰۰ روپے
۳۵	〃 شیخ محمد داؤد و عبد الرؤف صاحبان	〃	۳,۰۰۰-۰۰ روپے
۳۶	〃 شیخ عبد الرؤف صاحب	〃	۶۰۰-۰۰ روپے
۳۷	〃 مطیع الرحمٰن صاحب	〃	۷۵-۰۰ روپے
۳۸	〃 الحاج ایم اے سلام صاحب و بیگم صاحبہ	〃	۱۵۰-۰۰ روپے
۳۹	〃 عبد الغنی صاحب		۲۴-۰۰ روپے
۴۰	〃 اکرم احمد خان صاحب چوہدری		۱۵-۰۰ روپے
۴۱	〃 فضل کریم صاحب		۲۶-۰۰ روپے
۴۲	〃 نند الاسلام صاحب چوہدری		۲۵-۰۰ روپے
۴۳	مکرم محمد بشیر احمد صاحب	ڈھاکہ	۱۵۱-۰۰ روپے
۴۴	〃 خواجہ عبد الکریم صاحب	〃	۲۰۰۰-۰۰ روپے
۴۵	〃 ایم اے محمد صاحب	〃	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۴۶	محترمہ بیگم ایس ایم حسن صاحب	〃	۱۱۵۰-۰۰ روپے
۴۷	مکرم شیخ نذیر احمد صاحب	〃	۵-۰۰ روپے
۴۸	〃 حاجی محمد سلیمان صاحب	〃	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۴۹	〃 لفٹننٹ کرنل محمد سعید صاحب	〃	۲۱۰۰-۰۰ روپے
۵۰	〃 سید وقار احمد صاحب	〃	۴۰۰-۰۰ روپے
۵۱	〃 ڈاکٹر محمد موسیٰ صاحب	〃	۱۰۰-۰۰ روپے
۵۲	محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد موسیٰ صاحب		۵۰-۰۰ روپے
۵۳	مکرم محمد الحق قریشی صاحب	ڈھاکہ	۲۰۰۰۰-۰۰ روپے
۵۴	بیگم 〃 〃 〃	〃	۲۰۰-۰۰ روپے
۵۵	مکرم ایم نواز خان صاحب	〃	۱۰۰-۰۰ روپے
۵۶	مسز محسنہ بیگم صاحبہ	〃	۹۵-۰۰ روپے
۵۷	مکرم ایم این محمد سالک صاحب	〃	۱۰۰-۰۰ روپے
۵۸	مسز ضیاء سلیم صاحبہ	〃	۱۰۰-۰۰ روپے
۵۹	مکرم رفیع احمد صاحب چوہدری		۱۵۰۰-۰۰ روپے
۶۰	〃 چوہدری ناصر احمد صاحب		۱۰۰۰-۰۰ روپے
۶۱	محترمہ بیگم چوہدری ناصر احمد صاحب		۵۰۰-۰۰ روپے
۶۲	〃 وضیہ سلطان صاحبہ		۱۷۰-۰۰ روپے
۶۳	مکرم محمد منشار طارق صاحب		۱۰۰-۰۰ روپے
۶۴	〃 محمد سلیم صاحب (کانسٹنادرا)		۳۰-۰۰ روپے
۶۵	〃 قاسم علی خان صاحب		۱۰۰-۰۰ روپے
۶۶	〃 چوہدری شہاب الدین احمد صاحب		۱۰-۰۰ روپے
۶۷	〃 اے ایچ چوہدری شمیم الدین احمد صاحب		۱۲-۰۰ روپے

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

"جو افراد اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے قربانیاں کریں گے۔ انہیں اپنی ان قربانیوں کا جب بدلہ ملے گا تو وہ ایسا حیرت انگیز ہوگا کہ اس کے مقابلہ میں ان کی قربانیاں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھیں گی"

انصار بھائیوں کو معلوم ہے کہ تحریک جدید اسلام کے احیاء کے لئے ایک الٰہی تحریک کا حکم رکھتی ہے اور اس مقدس تحریک کی ذمہ داری بہت حد تک انصار بھائیوں کے کندھوں پر عائد کی گئی ہے۔ اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے انصار بھائیوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ر اخاء ۱۳۴۸ہش (اکتوبر ۱۹۶۹ء) بغور مطالعہ کرنا چاہیئے اور خطبہ میں بیان فرمودہ خطوط پر اپنی مساعی کو جاری رکھنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ جملہ انصار بھائیوں کو پیش از پیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ سے ایک ضروری اپیل

قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنا جائزہ لیں کہ انہوں نے سال ۶۹-۷۰ کا بجٹ مرکز کو بھجوا دیا ہے اگر نہیں بھجوایا تو آپ سے درخواست ہے کہ اسے اعلان کے پڑھتے ہی صحیح عدد پر مشتمل کر کے مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

علمِ کامل اور صداقتِ کاملہ صرف خدا تعالیٰ ہی کو حاصل ہے

ہدایت ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور اسی کی بھیجی ہوئی ہدایت کامل ہدایت ہوتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ مریم کے حروفِ مقطعات کٓھٰیٰعٓصٓ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"دُنیا میں دو ہی قانون جاری ہیں۔ ایک قانونِ قدرت اور دوسرا قانونِ شریعت قانونِ قدرت میں بھی راہنمائی وہی کر سکتا ہے جو علیم ہو۔ جیسے وہی ڈاکٹر کامیاب ہو سکتا ہے جو بڑا جاننے والا ہو۔ اور قانونِ شریعت میں بھی وہی وجود کامل رہنمائی کر سکتا ہے جو علیم ہو۔ جو وجود ہماری جسمانی ضرورتوں کا علم نہیں رکھتا یا ہماری ضرورتوں کا علم نہیں رکھتا وہ ہمیں صحیح نسخہ بھی نہیں بتا سکتا۔ پس علیم کے لئے ضروری ہے کہ وہ کافی ہو۔ اسی طرح جو صادق ہو وہی صحیح ہادی بھی ہو گا۔ کیونکہ جھوٹ اور غلطی گمراہ کرنے والی چیزیں ہیں اور ہادی کے لئے ضروری ہے کہ وہ صادق ہو۔ پس وہی ہادی ہو سکتا ہے جو صادق ہو۔ بلکہ تمام صداقتوں کا منبع ہو۔ اس کے سوا ہر جگہ کی ہدایت مشتبہ اور ناقابلِ قبول ہو گی۔

غرض جب کوئی شخص یہ مانے گا کہ کوئی ہستی علیم ہے تو اُسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صفتِ کافی بھی اُس میں پائی جاتی ہے اور جب کوئی شخص یہ مانے گا کہ کوئی ہستی صادق ہے تو اُسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صفت ہادی بھی اس میں پائی جاتی ہے اور اگر یہ دو اصول درست ہیں اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہودی مذہب جو بنیاد ہے۔ عیسائیت کی وہ خدا تعالیٰ کو علیم بھی سمجھتا ہے۔ اور صادق بھی سمجھتا ہے تو لازماً ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کافی بھی ہے اور خدا تعالیٰ ہادی بھی ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ بائیبل اس بارہ میں کیا کہتی ہے۔

پہلے ہم خدا تعالیٰ کی صفتِ علیم کو لیتے ہیں۔ انجیل میں لکھا ہے۔

"لیکن اُس دن اور اس گھڑی
کو میرے باپ کے سوا آسمان
کے فرشتوں تک کوئی نہیں
جانتا"

(متی باب ۲۴ - آیت ۳۶)

یہ حوالہ بتاتا ہے کہ اس دُنیا میں علم کی مختلف مقداریں ہیں۔ کوئی مقدارِ علم ایسی ہے جسے انسان جانتا ہے، کوئی مقدارِ علم ایسی ہے جسے فرشتے جانتے ہیں۔ اور کوئی مقدارِ علم ایسی ہے جسے نہ انسان جانتا ہے نہ فرشتے جانتے ہیں صرف خدا جانتا ہے۔ گویا علم کامل صرف خدا تعالیٰ کی ذات سے مختص ہے اور جب علم کامل اُسی میں ہوا تو لازماً اُسے کافی بھی ماننا پڑا۔ پھر لکھا ہے :-

"خداوند نے دانائی سے زمین کی
بنیاد کی اور عقل مندی سے آسمان
کو آراستہ کیا اس کی دانش سے
گہرائیاں پھوٹ نکلیں اور آسمان
سے اوس کی بوندیں ٹپکیں (امثال باب ۳ آیت ۱۹، ۲۰)

یعنی خدا نے علم پر قانونِ قدرت کی بنیاد رکھی اور اسے آراستہ کیا اور پھر اس کے بعد جو بھی علم پیدا ہوتا ہے خواہ وہ روحانی ہو یا جسمانی اس کے علم سے نکلتا ہے کیونکہ لکھا ہے "اس کی دانش سے گہرائیاں پھوٹ نکلیں اس کے بعد آسمان سے اوس کی بوندیں ٹپکیں یعنی خدا تعالیٰ نے علم کو اتنا کامل کیا کہ آسمان سے انسان کی ہدایت کے لئے ٹپک پڑا۔ یعنی الہام اور کلام الٰہی نازل ہوا اور اس نے علم کو مزید رنگ میں مکمل کر دیا۔ یہ حوالہ بتاتا ہے کہ ہدایت ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور وہی کامل ہدایت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک علیم ہستی اس کے پیچھے ہوتی ہے انسان اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتا

پھر صدق کے متعلق لکھا ہے :-

"اے خداوند سچائی کے خدا تُو نے
مجھے مخلصی دی ہے"

(زبور باب ۳۱ آیت ۵)

اس سے ظاہر ہے کہ مخلصی یعنی نجات کا واسطہ "خداوند سچائی کے خدا" کے ساتھ ہے جس طرح شریعت کا واسطہ ایک علیم ہستی کے ساتھ ہے پھر لکھا ہے۔

"تیری صداقت ابدی صداقت ہے اور
تیری شریعت سچائی ہے" (زبور باب ۱۱۹ آیت ۱۴۲)

گویا بائیبل اور انجیل دونوں سے یہ ثابت ہے کہ علم کامل صرف خدا تعالیٰ کو حاصل ہے اور صداقت کاملہ بھی اسی کو حاصل ہے"

چاند کی مہم سر کرنے والے امریکی خلاباز آٹھ دن کے تاریخی سفر کے بعد دُنیا میں واپس آ گئے

بحر الکاہل میں طوفان کے باعث خلائی جہاز کا کیپسول مقررہ مقام سے دُور اتارا گیا

ہوسٹن ۲۵ جولائی۔ امریکی خلائی جہاز اپالو ۱۱ کا کیپسول چاند کی تسخیر کی مہم سر کرنے والے تینوں خلابازوں کو لے کر کل رات تشویشناک مراحل سے گزر کر بحر الکاہل میں اتر گیا۔ پروگرام کے مطابق اپالو کو جزیرہ ہوائی سے ۱۲ سو میل دور اترنا تھا۔ لیکن سمندر میں شدید تلاطم کی وجہ سے ہوسٹن کے کنٹرول مرکز نے جہاز کو اتارنے کے مقام میں عین وقت پر تبدیلی کی۔ اور خلائی جہاز کے کیپسول کو مقررہ مقام سے جنوب مغرب میں دو سو میل دور اتارنے کا فیصلہ کیا کیپسول کے سمندر میں اترنے کے بعد اسے پانی سے نکالنے کے لئے وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔ امریکہ کا طیارہ بردار جہاز ہارنیٹ اس علاقے میں کئی گھنٹے پہلے سے موجود تھا۔ کیپسول کو سمندر سے اٹھانے کے لئے امریکی فضائیہ کے ہیلی کاپٹر اور کیپسول کو تلاش کرنے کے لئے متعدد طیارے، کشتیاں طیارہ بردار جہاز گھر رہے تھے۔ صدر نکسن خود خلابازوں کا استقبال کرنے کے لئے جہاز پر موجود تھے۔

کل قبل از دوپہر ہوسٹن کے خلائی مرکز نے بتایا کہ اپالو ۱۱ اپنے تینوں خلابازوں کے ساتھ آج رات ۹ بج کر ۴۹ منٹ پر بحر الکاہل میں اترے گا۔ اپالو ۱۱ اس وقت تک آدھے سے زیادہ سفر طے کر چکا تھا۔ اور تیزی کے ساتھ زمین کی طرف بڑھ رہا تھا ہوسٹن کے خلائی مرکز نے بتایا کہ چاند گاڑی جسے چاند کے مدار ہی میں چھوڑ دیا گیا تھا چاند کے بحر سکوت کے علاقہ میں اتر گئی ہے، دریں اثنا ہوسٹن کے خلائی مرکز سے بتایا گیا ہے کہ چاند کی سطح پر خلابازوں نے جو زلزلہ پیما آلہ نصب کیا تھا اس آلہ سے چند سو میل دور چاند میں زلزلہ آیا امریکی خلائی مرکز کے ماہرین نے اس جگہ کا انتخاب کر لیا ہے جہاں امریکہ اس سال نومبر میں انسان اتارے گا۔

کل رات تینوں خلاباز آرمسٹرانگ، آلڈرن اور کولنز بہت دیر تک سوتے رہے

ہوسٹن کے خلائی مرکز کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ تینوں خلاباز اس وقت اٹھے جب ان کے دلوں کی دھڑکن ایک دم تیز ہو گئی تھی۔ جس وقت وہ جاگے اس وقت اپالو ۱۱ ۳ ہزار ۷ سو ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین کی طرف سفر کر رہا تھا اور زمین تک کل فاصلہ ایک لاکھ اٹھارہ ہزار ۳ سو اکیس میل تھا۔ اپالو ۱۱ جس وقت فضا میں نمودار ہوا اس وقت اس کی رفتار بہت کم تھی چنانچہ ۹ بج کر ۴۹ منٹ پر خلائی جہاز ہونولولو کے جنوب مغرب میں ایک ہزار میل کھلے سمندر میں اتر گیا۔ طیارہ بردار جہاز ہارنیٹ پر سے ہیلی کاپٹر اڑے اور خلائی جہاز کو تلاش کرنے لگے۔

خلابازوں کی واپسی کے پروگرام کے تحت ان کو خلائی کیپسول کے سمیت ہی ایک بڑے بکس میں بند کر دیا جائے گا تاکہ کوئی ان کو ان سے چھو نہ جائے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے خلاباز اپنے ساتھ چاند سے ایسے جراثیم بھی لائیں گے جو اگر پھیل جائیں تو پوری دنیا تباہ ہو سکتی ہے۔ اس میں کس حد تک حقیقت ہے۔ یہ تو تجربات کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا۔ تاہم خلابازوں کو ہوسٹن کی تجربہ گاہ میں اٹھارہ روز تک تنہا رکھا جائے گا۔ ہوسٹن کے خلائی مرکز نے بتایا ہے کہ جس وقت اپالو ۱۱ زمین کے قریب آیا تو اس وقت اس کی رفتار ۲۴ ہزار ۶ سو اسی میل فی گھنٹہ ہو گی۔ اس سے قبل کوئی خلائی جہاز اس قدر تیز رفتاری کے ساتھ زمین کے مدار میں داخل نہیں ہوا۔ لیکن خلائی مرکز کے لوگ قطعی پریشان نہیں تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ایک تجربہ تھا جو کامیاب رہا۔

خلاباز آلڈرن نے کل ٹیلی ویژن پر لوگوں سے آخری بات کی وہ یہ تھی "ہم تینوں یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ کامیابی ہم تینوں یا صرف امریکی قوم کی نہیں ہے۔ یہ کامیابی بنی نوع انسان کی ہے اس کا تعلق دنیا بھر کے انسانوں کے تجسس سے ہے چاند پر ہمارے قدموں کے نشان بنی نوع انسان کی شاندار کامیابی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴